السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جب کسی مفتی صاحب سے شرعی احکام کے متعلق فتوی لیا جاتا ہے تو وہ دینے سے پہلے اپنی ذات مدرسہ کے نام مقررہ فیس لے کر فتویٰ دیتے ہیں کیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

حضرات مفتیان کرام کا شرعی فتویٰ پر عام حالات میں فیس وصول کرنا مستحسن فعل نہیں ہاں البتہ اگر کوئی اپنی مرضی سے یا مدرسہ یا ادارہ وغیرہ کی خدمت کر دے تو منع بھی نہیں ہے ۔

وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ٢٠ ... سورة المزمل

اسی طرح اگر کوئی مفتی صاحب محتاج ہوں تو وہ بھی قاضی پر قیاس کرتے ہوئے حق خدمت وصول کرنے کے مجاز ہیں چنانچہ صحیح بخاری کے ترجمۃ الباب میں ہے ۔

''وکان شریح القاضی یاخذ علی القضاء اجرا وقالت عائشة : یاکل الوصی بقدر عملہ واخذ ابو بکر و عمر ''

"قاضی شریح قضاء پر اجرت لیتے تھے اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں "وصی "اپنی محنت کے بقدر رقم وصول کر سکتا ہے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی یہ حق وصول کیا ہے ۔"

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص641

محدث فتویٰ